

2 مناسب مالیت اکاؤنٹنگ اور اس کے مضمرات

2007ء کے عالمی مالی بحران کی ایک انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے نہ صرف عالمی مالی نظام کی مختلف کمزوریاں اجاگر ہوئیں بلکہ اس کے تا دیر رہنے سے ان معیارات کی خامیاں بھی آشکار ہو گئیں جنہیں اب تک ان کمزوریوں سے نمٹنے کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا۔ ان میں اثاثوں اور واجبات کی قدر پیمائی خصوصاً بطور سرمایہ کاری مالی اداروں میں رکھی گئی تمسکات اور مالی گوشواروں میں طے شدہ اکاؤنٹنگ معیارات کے مطابق وقتاً فوقتاً ان کی حقیقت کشائی کے مسائل مسلسل بحث کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ اس حد تک کہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ غیر سیال منڈیوں میں 'مارک ٹو مارکیٹ' 1 قدر پیمائی شرائط یا خراب حالات نے مالی اداروں پر بحران کے اثرات کو تکمیل تر بنا دیا۔ سیالیت اور قدر پیمائی کا تعلق بحران کا خاص پہلو تھا جس نے مالی استحکام پر مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کے اثرات سے متعلق تہذیبوں کو نمایاں کر دیا۔ 2 اس کی وجہ سے مناسب مالیت اکاؤنٹنگ 3 بمقابلہ تاریخی لاگت اکاؤنٹنگ 4 کی اثر انگیزی پر بحث شروع ہو گئی۔

انٹرنیشنل فنانشیل رپورٹنگ اسٹینڈرڈز 5 کا مقصد یہ ہے کہ رپورٹ دینے والے ادارے کی درست مالی حیثیت کی عکاسی کی جائے اور یوں حقیقت کشائی میں شفافیت کو یقینی بنایا جاسکے۔ تاہم بینکوں کے سرمائے (اور بعض صورتوں میں نوسر مالیت کی ضرورت) اور نفع آوری پر باز قدر پیمائی کے اثرات کی تریل کو انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز آئی اے ایس 39 کی شرائط سے پیدا ہونے والے مسائل میں شریک کیا جاتا ہے، یعنی 'مالی وثیقہ جات: تسلیم و پیکائش' اور مناسب مالیت پر اس کا زور۔

جب عالمی مالی ادارے اپنے پاس رکھی ہوئی یا اپنی جاری کردہ تمسکات کی 'مناسب' اور 'مارک ٹو مارکیٹ' مالیت کو آئی اے ایس 39 کی شرائط کے تحت منکشف کرنے کے مسئلے سے دوچار تھے تو ان وثیقہ جات، خصوصاً ساختی مالی وثیقہ جات، کی غیر سیال منڈی کو درپیش مشکلات نے ان کے لیے مؤثر طور پر اس سے عہدہ برآ ہونا دشوار بنا دیا۔ اس بنا پر ان سرمایہ کاریوں کی اصل مالیت صحیح طور پر ظاہر نہ ہوئی۔

ہر چند تسلیم کیا جاتا ہے کہ پاکستانی مالی شعبہ عالمی منڈیوں سے زیادہ مربوط نہ ہونے کی بنا پر بحران سے براہ راست متاثر نہیں ہوا تاہم تمسکات سرمایہ کاریوں کی قدر پیمائی کے مسائل 2008ء میں ملکی مالی شعبے میں بھی تشویش کا باعث بنے۔ اس کا سبب دو عدم انظیر عوامل کا بیک وقت ظہور پذیر ہونا ہے: (i) اسٹاک مارکیٹ کا ناقص انداز میں چلنا جس کی وجہ پہلے منڈی کی سرمایہ تیزی سے ختم ہو جانا اور پھر کے ایس ای 100 اشاریے پر 27 اگست سے 15 دسمبر 2008ء تک 9144 پوائنٹس کے فلور کا

جدول 2.1: سرمایہ کاریوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل (خسارہ)						
ملین روپے						
2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	
(18,028)	(2,655)	(1,564)	(305)	2,545	9,807	وفاقی حکومت کی تمسکات پر
(9,904)	5,821	4,796	7,384	6,287	5,444	حصص پر
(3,653)	41,590	34,930	48,894	21,805	4,890	دیگر سرمایہ کاریوں اور ماخوذیات پر
(31,586)	44,755	38,162	55,972	30,638	20,140	ذیلی میزان
63,139	56,654	28,467	25,958	23,167	9,846	معیثہ اثاثوں پر
31,553	101,409	66,629	81,931	53,805	29,986	ذیلی میزان
(7,653)	9,465	4,258	6,273	2,477	3,956	مؤخر ٹیکس اثرا واجہ (اثاثہ)
39,206	91,944	62,371	75,658	51,329	26,030	میزان

ماخذ: بی ایس ڈی، بینک دولت پاکستان

نفاذ تھا۔ (ii) چار مراحل میں 500 بی پی ایس کے مجموعی اضافے کے ساتھ زری سختی کی رفتار۔ ایکویٹی نرخوں کی گرتی ہوئی مالیت اور بڑھتی ہوئی شرح سود دونوں میں بالترتیب بینکوں کی ایکویٹی میں سرمایہ کاری اور معینہ آمدنی کی حکومتی تمسکات کے لیے باز قدر پیمائی کے خطرات تھے۔ بینکوں کو ایکویٹی سرمایہ کاریوں پر 99 ارب روپے اور 'دستیاب برائے فروخت' اور 'محفوظ برائے تجارت' سرکاری تمسکات پر 18 ارب روپے کے باز قدر پیمائی نقصانات ہوئے۔ یہ دونوں عوامل مالی اثاثوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل رقم، جو آخر 2007ء میں 919.9 ارب روپے کے نقطہ عروج پر تھی، کے تیزی سے خاتمے پر منتج ہوئے (جدول 2.1)۔ 6

¹ مارک ٹو مارکیٹ اثاثوں اور واجبات کی مناسب مالیت کا ایک پیمانہ ہے جو کتاب میں درج قیمت کی بجائے منڈی کی موجودہ قیمت کی عکاسی کرتا ہے۔

² مالی استحکام کا جائزہ، بینک ڈی فرانس، اکتوبر 2008ء۔

³ مناسب مالیت ایک وسیع تر تصور ہے اور مارک ٹو مارکیٹ اس کا ایک حصہ ہے کسی اثاثے یا واجہ کی مناسب مالیت فعال منڈی میں اس کی بنیادی قیمت کی نمائندگی کرتی ہے جس میں تمام دستیاب معلومات شامل ہوتی ہیں۔

⁴ تاریخی لاگت وہ رقم ہے جو کسی اثاثے کو خریدنے کے لیے ادا کی جائے (یا واجہ کی صورت میں وصول کی جائے)۔ لیکن تاریخی لاگت کا مطلب یہ بھی ہے کہ مالی کھاتوں میں اثاثے کی جو قیمت بیان ہوئی ہے وہ اس رقم سے تجاوز نہ ہو جو اس کے استعمال یا فروخت سے حاصل ہونے کی توقع ہے۔

⁵ 2001ء کے بعد یعنی انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ (آئی اے ایس بی) کے قیام کے بعد جاری ہونے والے انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز کا نیا نام۔ مذکورہ بورڈ جون 1973ء میں قائم ہونے والی انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز کمیٹی (آئی اے ایس سی) فاؤنڈیشن کا معیارات طے کرنے والا ادارہ ہے۔

⁶ یہ جانچ 1996ء سے کتابوں میں درج مالی اثاثہ جات کی باز قدر پیمائی کے فاضل پر مبنی ہے۔

ان حالات کے پیش نظر اس باب میں آئی اے ایس 39 کی ساخت، اس کے اطلاق اور پاکستان میں شعبہ بینکاری پر اثرات اور مناسب مالیت کا وٹنگ کی متصورہ خامیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں جاری بحث کا بھی کچھ تذکرہ اور مناسب مالیت کا وٹنگ کی متصورہ کمزوریوں کا تاریخی کا وٹنگ سے تقابل کیا گیا ہے۔ انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ اور بازل کمیٹی آف بینکنگ سپروائزرز دونوں عالمی مالی بحران کے پیدا کردہ غیر معمولی حالات کے تناظر میں ان معیارات میں ترمیم کرنے کے لیے عمل کر رہے ہیں۔ اس بحران نے اکاؤنٹنگ اور ضوابطی معیارات کی بنیادیں ہلا دی ہیں اور مالی اداروں کو ایسے حالات سے، جو پہلے کبھی پیش نہ آئے تھے، نمٹنے میں مدد دینے کے لیے نئے قواعد تشکیل دیے جا رہے ہیں۔ اس باب میں شعبہ بینکاری پر مناسب مالیت کا وٹنگ کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے، گوکہ مالی شعبے کے دوسرے اجزا جیسے بیمہ کے استحکام کے حوالے سے بھی اسی نوعیت کی تشویش پائی جاتی ہے۔

2.1 مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کیا ہے؟

مناسب مالیت اکاؤنٹنگ، اکاؤنٹنگ کا ایک طریقہ ہے جس میں اثاثوں اور واجبات کی وہ مالیت چارجی جاتی ہے جو ان کی بنیادی قدر کو ظاہر کرتی ہو، اور اس طرح کسی ادارے کی مالی حیثیت کی مناسب طور پر عکاسی کرتی ہے۔

آئی اے ایس بی نے مناسب مالیت کی تعریف یہ کی ہے کہ ”یہ وہ مالیت ہے جس پر معلومات رکھنے والے رضا مند فریقین براہ راست لین دین میں کسی اثاثے کو تبادلہ یا کسی واجبے کا تصفیہ کریں۔“ انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈز اور یو ایس جنرلی ایکسپوژر اکاؤنٹنگ پر نپلز دونوں کا تقاضا ہے کہ مالی (اور غیر مالی) کمپنیوں کے اثاثوں اور واجبات کا بڑا حصہ مناسب مالیت پر جانچا جائے۔ مناسب مالیت اور لیکویڈیشن میں تمیز کی جانی چاہیے کیونکہ مؤخر الذکر فوری فروخت کے سود سے میں ہوتی ہے جو فروخت کنندہ مجبوراً کرتا ہے۔ ضوابط اور منڈی کے حوالے سے کئی ایسے واقعات پیش آئے کہ مناسب مالیت کا استعمال مالی رپورٹنگ کے علاوہ داخلی انتظام خطر کے مقاصد کے لیے بھی بہت ہوئے لگا۔

جدول 2.2: آئی ایف آر ایس اور یو ایس جی اے ای کے تحت مناسب مالیت کی درجہ بندی	
آئی ایف آر ایس - آئی اے ایس 39	یو ایس جی اے ای - آئی اے ایس 157
پہلی سطح = فعال منڈی میں دی گئی قیمتیں	پہلی سطح = منڈی کی قیمتیں
دوسری سطح = نسبتاً حال میں دی گئی قیمتیں	
تیسری سطح = مشابہ مالی وثیقہ جات کے حوالے سے مناسب مالیت کی قیمتیں	دوسری سطح = ماڈل نرخ مع قابل مشاہدہ مواد
چوتھی سطح = زیادہ سے زیادہ قابل مشاہدہ ڈیٹا کے ساتھ قدر پیمائی کی تکنیکیں	
پانچویں سطح = ناقابل مشاہدہ ڈیٹا کے ساتھ قدر پیمائی کی تکنیکیں	تیسری سطح = ماڈل نرخ مع قابل مشاہدہ مواد کے بغیر
ماخذ: مینٹھر برٹ (2008ء)	

انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈز اور یو ایس جنرلی ایکسپوژر اکاؤنٹنگ پر نپلز کا فریم ورک ملتا جلتا ہے اور دونوں مالی وثیقہ جات کی مناسب مالیت معلوم کرنے کے لیے جو مواد استعمال کیا جاتا ہے اسے تین سطحوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (جدول 2.2):

- پہلی سطح وہاں لاگو ہوتی ہے جہاں فعال منڈیوں میں یکساں مالی وثیقہ جات کی محلول قیمتیں دستیاب ہوں۔ یہ قیمتیں متعلقہ اثاثہ جات اور واجبات کی باز قدر پیمائی کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

- دوسری سطح وہاں لاگو ہوتی ہے جہاں فعال منڈیوں میں یکساں یا ملتے جلتے اثاثوں اور واجبات کی قیمتیں دستیاب نہ ہوں۔ تاہم فعال منڈیوں میں ملتے جلتے اثاثوں یا غیر فعال منڈیوں میں یکساں اثاثوں کی قیمتوں کی شکل میں قابل مشاہدہ مواد موجود ہو۔ یہ قابل مشاہدہ مواد اثاثوں اور واجبات کو جانچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

- تیسری سطح کا مواد اس وقت استعمال ہوتا ہے جب قابل مشاہدہ مواد دستیاب نہ ہو۔ ایسی صورت میں اثاثوں اور واجبات کی مناسب مالیت معلوم کرنے کے لیے ناقابل مشاہدہ مواد استعمال ہوتا ہے جیسے ماڈل مفروضات۔

قدر پیمائی سے متعلق کچھ غیر یقینی کیفیات اثاثوں کو مختلف زمروں میں شامل ہونے کی بنا پر پیدا ہوتی ہیں یعنی محفوظ تاعرصیت، دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت۔ دونوں فریم ورکس میں محفوظ برائے تجارت اور دستیاب برائے فروخت کے اثاثہ جات و واجبات اور تمام ماخوذیات کی مناسب مالیت کی قدر پیمائی درکار ہوتی ہے۔ محفوظ تاعرصیت سرمایہ کاریوں، قرضوں اور واجبات کی مالیت بالاقساط لاگت پر متعین کی جاتی ہے۔ اس طریقہ کار کو اکثر مخلوط خصوصیات کا ماڈل کہا جاتا ہے۔

اثاثوں کی ان زمروں میں تقسیم انتظام خطر کے طریقوں کا حصہ ہے تاہم مسئلہ اس بنا پر ہے مالی ادارے اثاثوں کو نفع و نقصان اور کسٹل چارج کی شکل میں مختص

جدول 2.3: اکاؤنٹنگ کے لیے جزدانی زمرہ بندی (آئی ایف آریس) اور محتاط قواعد (بازل سالوشی تاسسات)		
اکاؤنٹنگ زمرہ بندی آئی اے ایس 39	اکاؤنٹنگ فرینٹ آئی اے ایس 39	محتاطیہ زمرہ بندی اور سالوشی فرینٹ
محفوظ برائے تجارت	مناسب مالیت بذریعہ نفع نقصان	تجارتی کھاتہ منڈی کے خطرے کی ترمیم
مناسب مالیت آپشن		
دستیاب برائے فروخت	مناسب مالیت بذریعہ ایکویٹی	بینکاری کھاتہ رسالوشی فرینٹ
قرضے اور قابل وصولی رقم	بالاقساط لاگت	
محفوظ تا عرصیت		
ماخذ: میٹھریت (2008ء)		

کرنے کے نتائج پر ہمیشہ زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ غلط زمرہ بندی سے ان وثیقہ جات کی قدر پیمائی کا عمل بدتر ہو جاتا ہے۔ اس سے جزدان کے ابتدائی تعین کے وقت زیادہ محتاط طرز عمل کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے خصوصاً اس لیے کہ آئی ایف آریس کے تحت ایک جزدان سے دوسرے میں منتقلی عموماً ممنوع ہوتی ہے (جدول 2.3)۔⁷

2.2 پاکستان میں مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کا اطلاق

پاکستان میں رجسٹرڈ کمپنیاں (بشمول بینکاری کمپنیاں اور دیگر غیر بینک مالی ادارے) آئی ایف آریس پر عمل کرنے کی پابند ہیں۔ تاہم ملک میں آئی اے ایس 39 اسٹیٹڈرڈ، جو بنیادی طور پر مالی وثیقہ جات کی مناسب مالیت سے متعلق ہے، کا اطلاق محدود ہے۔⁸ یہ کمرشل بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے سوا سب اداروں پر لاگو ہوتا ہے۔⁹ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی مناسب مالیت کی قدر پیمائی اسٹیٹ بینک کی مخصوص ہدایات کے مطابق کی جاتی ہے جو آئی اے ایس 39 کی شقوں سے قریبی ربط رکھتی ہیں۔

ان ہدایات کے تحت بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے سرمایہ کاری جزدان کی 4 زمروں میں تقسیم ہونی چاہیے یعنی محفوظ برائے تجارت، دستیاب برائے فروخت، محفوظ تا عرصیت اور شرآتی اور ذیلی اداروں میں سرمایہ کاری۔ محفوظ برائے تجارت اور دستیاب برائے فروخت زمروں کی قدر پیمائی مناسب مالیت پر ہوتی ہے، اول الذکر نفع و نقصان کے ذریعے اور مؤخر الذکر براہ راست ایکویٹی میں جاتی ہے۔¹⁰ محفوظ تا عرصیت زمرے اور شرآتی و ذیلی اداروں میں سرمایہ کاریوں لاگت پر متعین کی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں ان تمام زمروں میں مستقل نوعیت کی امپیرمنٹ ہو سکتی ہے جو نفع و نقصان کھاتے میں شامل کی جاتی ہے۔ قرضوں کی مالیت کا تعین لاگت پر کیا جاتا ہے اور ان کی تمویل بھی کی جاتی ہے جو معروضی، زمانی نیز موضوعی بیانات کے مطابق ہوتی ہے۔ تاہم ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں جہاں مجموعی اثاثوں میں مناسب مالیت کے اثاثوں کا حصہ 30 سے 50 فیصد کے درمیان ہے¹¹ ملکی بینکاری نظام میں یہ شرح پچھلے تین سال سے 16 فیصد کے اوسط کے آس پاس رہی ہے۔

08ء میں ملکی مالی شعبے کو خاصے دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ ایکویٹی منڈی میں بہت تغیر رہا اور منڈی کی سرمایہ تیزی سے کم ہوئی۔ 18 اپریل 08ء سے (جب یہ 15676 پوائنٹس کے نقطہ عروج پر تھا) 27 اگست 08ء تک جب ضابطہ کاروں نے کے ایس ای 100 اشاریے پر 9144 پوائنٹس کے فلوڈ کا نفاذ ضروری سمجھا، یہ اشاریہ لگ بھگ 42 فیصد کم ہوا۔ اس اقدام سے سرمایہ کاروں کے لیے باہر نکلنے کا آپشن ختم ہو گیا اور بعد میں جب 15 دسمبر 08ء کو فلوڈ ختم کر دیا گیا تو مارکیٹ مسلسل نیچے گرتی رہی۔

ایکویٹی مارکیٹ میں بینکوں کی سرمایہ کاری اسٹیٹ بینک کے محتاط قواعد کے تحت محدود ہے۔ بینک ایکویٹی کے 20 فیصد سے زائد حصص میں سرمایہ کاری نہیں کر سکتے۔ بینکوں کے سرمایہ کاری جزدان کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہے کہ حصص میں بینکاری شعبے کی سرمایہ کاری 08ء میں 49.5 ارب روپے تھی جو ان کی کل سرمایہ کاری کا صرف 4.6 فیصد اور 08ء کے مجموعی اثاثوں کے 10 فیصد سے کم ہے۔ بینکوں کی ایکویٹی کے حوالے سے ان کا اکتشاف 8.8 فیصد تھا جبکہ بالائی حد 20 فیصد ہے۔¹²

حصص میں سرمایہ کاری کے قدرے کم تناسب سے قطع نظر محفوظ برائے تجارت اور دستیاب برائے فروخت کے زمروں کی تمسکات کے لیے اسٹیٹ بینک کی مقرر کردہ

⁷ میٹھریت (2008ء)

⁸ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے لیے آئی اے ایس 39 اور آئی اے ایس 40 کا نفاذ ذیلی ایس ڈی کے سرکلر نمبر 10 تاریخ 26 اگست 2002ء کے ذریعے مؤخر کردیا گیا۔

⁹ اس کی بڑی وجہ قرضوں کے معاہدوں کے بازار میں فروخت نہ ہو سکنے اور تعین نرخ کے موزوں نظام کے فقدان کے نتیجے میں بینک اثاثوں کی مہم مالیت ہے۔ بینکوں کے اثاثوں کا بڑا حصہ (آخر جون 2009ء میں 52.2 فیصد) قرضوں کے ناقابل فروخت معاہدوں پر مشتمل ہے۔

¹⁰ محتاطیہ قواعد آر 8 کے مطابق بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں پر لازم ہے کہ وہ کل وقتی تمسکات، میعاد کی مالکاری سرٹیفکیٹس، شرآتی میعاد کی سرٹیفکیٹس اور حصص میں اپنی سرمایہ کاریوں کو دوبارہ قدر پیمائی کریں اور ان کی مالیت میں امپیرمنٹ کا لحاظ رکھیں۔ ذیلی ایس ڈی کے سرکلر نمبر 20 تاریخ 4 اگست 2000ء کے تحت باز قدر پیمائی سے ہونے والا فاضل خسارہ ”تمسکات کی باز قدر پیمائی پر فاضل خسارہ“ کے نام سے علیحدہ کھاتے میں دکھایا جانا چاہیے، ہوا اس صورت کے جب حقیقتاً فاضل رقم آئے یا خسارہ ہو۔ ذیلی ایس ڈی کے سرکلر نمبر 10 تاریخ 13 جولائی 2004ء میں اس موضوع پر ہدایات کو ہموار کیا گیا ہے۔

¹¹ بازل کمیٹی آن بینکنگ سٹریٹجی (بی سی بی ایس) کے اکاؤنٹنگ ٹاسک فورس کے سروے کے مطابق بینکوں کے مجموعی اثاثوں میں مناسب مالیت کے اثاثوں کا حصہ 10 سے 55 فیصد ہے، اس طرح کہ سروے میں شامل 13 ممالک میں سے تقریباً نصف کے مطابق ان کے حصے 30 سے 50 فیصد کے درمیان تھے۔

¹² قاعدہ آر 6، محتاطیہ قواعد برائے کارپوریٹ کمرشل بینکاری، بینک دولت پاکستان۔

مارک ٹو مارکیٹ کی شرط کے تحت تمام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے لیے لازم ہے کہ وہ حصص میں اپنی سرمایہ کاری کی از سر نو قدر پیمائی کریں، جس کے نتیجے میں آخر 2008ء میں 9.9 ارب روپے کا خسارہ ہوا۔ اگر اسے براہ راست خرچ میں شمار کیا جائے تو سال کے لیے بینکوں کی نفع آوری پر منفی اثر پڑے گا۔ چونکہ اسٹاک مارکیٹ غیر یقینی معاشی ماحول سے سرمایہ کاروں میں پیدا ہونے والے جذبات کی بنا پر انتہائی اتار چڑھاؤ کے عارضی دور سے گزر رہی تھی اس لیے ایس ای سی پی نے مداخلت کی اور فروری 2009ء میں کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت تمام کمپنیوں کے لیے ایک ہدایت جاری کی۔ اس ہدایت کی رو سے آئی اے ایس 39 کی مارک ٹو مارکیٹ کی شق کے حوالے سے 2009ء کے دوران سہ ماہی بنیادوں پر دستیاب برائے فروخت کے زمرے کی فہرستی ایکویٹی تسکات کی قدر پیمائی کے نتیجے میں ہونے والے امپیرمنٹ نقصانات کے اندراج کو مؤخر کرنے کی اجازت دے دی گئی۔¹³ ایس ای سی پی کے نوٹیفکیشن کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو بھی دستیاب برائے فروخت کے زمرے کے امپیرمنٹ نقصانات کو 2009ء تک ملتوی کرنے کی ہدایت کی اور ان کے جلد اندراج کی حوصلہ افزائی کی۔¹⁴

اگر امپیرمنٹ نقصانات مؤخر نہ کیے جاتے تو بینکوں کی نفع آوری سخت متاثر ہوتی۔ جیسا کہ ایکویٹی مارکیٹ میں معمول کی خرید و فروخت اور حجم کی بحالی سے ظاہر ہے، ضابطہ کاروں کے فیصلے بروقت اور موزوں تھے۔ آخر جون 2009ء میں اثاثوں کی باز قدر پیمائی پر مجموعی فاضل بڑھ کر 65 ارب روپے ہو گیا جبکہ 2008ء کے آخر میں یہ 39 ارب روپے تھا۔ حصص کی باز قدر پیمائی پر خسارہ آخر جون میں بہتر ہو کر 1.2 ارب روپے ہو گیا جبکہ 2008ء کے آخر میں 9.9 ارب روپے تھا۔ اپریل 2009ء سے زری پالیسی موقف میں تبدیلی کے ساتھ شرح سود کی نرمی نے بھی حکومتی تسکات میں کمی کی سرمایہ کاریوں کے لیے باز قدر پیمائی خسارہ کم کرنے میں کردار ادا کیا۔

جن اثاثوں کے لیے مناسب مالیت کی قدر پیمائی درکار ہے ان کے تناسب کے پیش نظر ملکی بینکوں کی بیلنس شیٹس پر مناسب مالیت کی اکاؤنٹنگ کا کوئی بڑا اثر رونما ہونے کی توقع نہیں۔ تاہم انضمام و تھویل اور مالی اداروں کی یکجائی کی صورت میں اس کے اطلاق سے متعلقہ اداروں کی سرمائے کی ضروریات پر اثر مرتب ہوتا ہے۔ چنانچہ یکجائی کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کے درست استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔

2.3 مناسب مالیت اکاؤنٹنگ میں متصورہ کمزوریاں

جیسا کہ مندرجہ بالا بحث سے ظاہر ہے، مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ منڈی کے موجودہ حالات کے مطابق اثاثوں کی اساسی قیمت متعین کرنے سے بروقت اور معروضی معلومات مہیا ہوجاتی ہیں، شفافیت بہتر ہوتی ہے اور معمولی دباؤ کے سنگین مسئلہ بننے سے پہلے اصلاحی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ تاہم مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کے استعمال سے کچھ تشویش کے پہلو بھی پیدا ہوتے ہیں جن میں اہم ترین بینکوں کی بیلنس شیٹس پر اس کا موافق گردش اثر اور دباؤ کا پھیلا ہے۔

موافق گردش اثر

موافق گردش اثر کا مطلب ہے کوئی ایسا عنصر جو کاروباری چکر کے اثر کو کم کرنے کی بجائے بڑھائے۔ مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کے قواعد اس اعتبار سے موافق گردش ہیں کہ وہ نظام میں سیالیت کے خاتمے کو بڑھا سکتے ہیں جس سے اس تجویز کو تقویت ملتی ہے کہ بحران کے دوران مارک ٹو مارکیٹ اکاؤنٹنگ معطل کر دینی چاہیے۔¹⁵

یہ بیان کہ مناسب مالیت اکاؤنٹنگ موافق گردش ہے خوشحالی اور بد حالی دونوں قسم کے ادوار پر لاگو ہوتا ہے۔ تیزی کا زمانہ ہو تو مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کاروباری اداروں کے اثاثوں کی مالیت میں اضافہ کر کے ان کو اپنا لیوریجیہ بڑھانے کا موقع دیتی ہے اور اگر مندی ہو تو منڈی کی قیمتوں پر مبنی قدر پیمائی مارجن رکھنے کا تقاضا کرتی ہے جس سے ضمانتی مارجنوں میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور اثاثوں کی قیمتیں مزید نیچے کی طرف جاتی ہیں۔ اس کے برخلاف تاریخی لاگت اکاؤنٹنگ اثاثوں کے رائٹ اپس کو ممنوع قرار دیتی ہے اور اس طرح پوشیدہ کشن پیدا کرتی ہے جو بحرانوں کے دوران استعمال ہو سکتے ہیں۔ تاہم یہ استدلال اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتا ہے کہ مناسب مالیت اکاؤنٹنگ منڈلاتے ہوئے بحران سے جلد متنبہ کر سکتی ہے جس کے نتیجے میں بروقت اصلاحی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ محض اکاؤنٹنگ کے قواعد میں تبدیلی سے ضروری نہیں کہ بینکوں میں موافق گردش قرض گاری کا مسئلہ حل ہو سکے۔ تاہم مناسب مالیت اکاؤنٹنگ اور متحرک محتاطیہ قواعد¹⁶ کا امتزاج

¹³ قانونی نوٹیفکیشن ایس آر اے 2009 (1) 150 تاریخ 13 فروری 2009ء، سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان۔

¹⁴ بی ایس ڈی سرکولر نمبر 2008-07ء۔

¹⁵ پرشاد (2008ء)۔

¹⁶ مثال کے طور پر اسپین جہاں بینک متحرک تمویں کی شرائط کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔ ان شرائط کے تحت قرضوں کے نقصانات کا بروقت سراغ لگانے اور احاطہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح اچھے زمانے میں ایک سہارا قائم ہو جاتا ہے جو برے وقت میں کام آتا ہے۔

مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کے موافق گردش اثر کی روک تھام کرنے میں مؤثر ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے کاروباری اداروں کو تیزی کے ادوار میں آڑے وقت کے لیے بھاری ذخائر جمع کرنے کی ترغیب مل سکتی ہے۔

وبائی اثر

دوسرا تصور یہ ہے کہ مناسب مالیت اکاؤنٹنگ دباؤ کے ادوار میں مالی منڈیوں میں وبائی اثر اور زوال پیدا کر سکتی ہے اور سنگین تر بنا سکتی ہے۔ یہ عام طور پر کاروباری تنظیمیں اور انتظامی بورڈز کی کوتاہ نظری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ منڈی کی قیمتوں پر مبنی معاہدے اور منڈی کے لیے اہم ضوابط کاروباری اداروں کو بنیادی مالیت سے کم نرخ پر اثاثے فروخت کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ یہ قیمت فروخت لازم منڈی کی ان قوتوں کے لیے اہم ہو سکتے ہیں جو اپنے اثاثوں کی قدر مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کے تحت متعین کرتے ہیں۔ یہ مظہر زوال کا باعث بن سکتا ہے اور پہلے سے کشیدہ حالات کو بدتر بنا سکتا ہے۔

وبائی اثر اور زوال سے نمٹنے کا ایک فطری طریقہ یہ ہے کہ جب وبائی اثر کی توقع ہو تو قدر پیمائی کے لیے منڈی کی قیمتیں ترک کر دی جائیں۔ آئی ایف آر ایس اور یو ایس جی اے پی دونوں میں غیر معمولی حالات میں اس قسم کے انحرافات کی گنجائش ہے۔ یہ معیارات اور اصول قرار دیتے ہیں کہ قیمت فروخت لازم کو قدر پیمائی کے لیے استعمال نہ کیا جائے، اور جب منڈیاں غیر فعال ہوں تو مناسب مالیت کا تعین کرنے کے لیے انتظامیہ کے اپنے فیصلوں اور قدر پیمائی کے ماڈلز کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں۔ مزید برآں یہ دونوں معیارات محفوظ برائے تجارت زمرے کو محفوظ تاعرصیت یا قرضوں اور قابل وصولی رقوم میں تبدیل کرنے کی اجازت دیتے ہیں، جن پر تاریخی لاگت اکاؤنٹنگ یا مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کے نسبتاً کم سخت قواعد لاگو ہوتے ہیں۔

2.4 مستقبل کا راستہ

بینکوں کی ”بازاریت“ یعنی بینکاری مالیت سے بازاری مالیت کی جانب تبدیلی کے ساتھ رپورٹنگ اسٹینڈرڈز تاریخی لاگت اکاؤنٹنگ سے مناسب مالیت اکاؤنٹنگ میں بدل گئے۔ قرضوں کی تخلیق وضمانت کا کام بینک کرتے تھے، ایجنسیاں ان کی درجہ بندی کرتی تھیں اور پھر وہ سرمایہ کاروں کو تفویض کیے جاتے تھے۔ اس وجہ سے اثاثوں اور واجبات کو منڈی کی قیمتوں کے مطابق بنانے کے لیے ان کی باز قدر پیمائی ضروری ہو گئی تاکہ مالی رپورٹنگ نیز بینکوں کے انتظام خطر میں شفافیت اور درست پیمائی بنایا جاسکے۔

اس موضوع پر حالیہ تحقیق اور بحث سے پتہ چلتا ہے کہ موافق گردش اثر اور وبائی اثر کے مسائل صرف اکاؤنٹنگ فریم ورک میں تبدیلی سے پورے طور پر حل نہیں ہو سکتے۔ ان مسائل کی روک تھام اور ان کا اثر کم کرنے کے لیے ضوابطی اقدامات کرنے ہوں گے جو مخالف گردش کشن پیدا کر سکیں، مستقبل کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمویز اور زیادہ بہتر حقیقت کشائی کا باعث بن سکیں۔

ان خامیوں اور بہتری کی ضرورت کے پیش نظر فنانشیل اسٹیبلٹی بورڈ، آئی اے ایس بی اور بی سی بی ایس جیسے عالمی ادارے اکاؤنٹنگ معیارات میں ضروری ترامیم کی خاطر سفارشات کے اجراء کے لیے مل جل کر کام کر رہے ہیں۔

حوالہ جات

- بینک آف انٹرنیشنل سٹیٹمنٹس (2009ء) ”موافق گردشی اثر میں قدر پیمائی اور لیوارجیہ کا کردار“ مقالہ نمبر 34۔
- بینک ڈی فرانس (2008ء) ”قدر پیمائی اور مالی استحکام“ مالی استحکام کا جائزہ نمبر 12 اکتوبر 2008ء۔
- بینک ڈی فرانس (2008ء) ”ضابطہ کاری، قدر پیمائی اور نظمی سیالیت“ مالی استحکام کا جائزہ اکتوبر 2008ء۔
- یور، ڈبلیو ایچ (1981ء) ”مالی رپورٹنگ: اکاؤنٹنگ انقلاب“ پرنٹس ہال، اینگل وڈ کلفنس، نیوجرسی۔
- ہینسٹن جی جے (2008ء) ”ایس ایف اے ایس 157 میں بیان کردہ مناسب مالیت اکاؤنٹنگ کی خامیاں“ جرنل آف اکاؤنٹنگ اینڈ پبلک پالیسی۔
- یورپین سینٹرل بینک (2004ء) ”مناسب مالیت اکاؤنٹنگ اور مالی استحکام“ اتفاقی مقالہ سیریز نمبر 13، اپریل 2004ء۔
- انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز (2008ء) ”بورڈ اسٹاف سماری: منڈیوں کے فعال نہ ہونے پر مالی وثیقہ جات کی مناسب مالیت معلوم کا اندازہ کرنا“ اکتوبر 2008ء۔
- آئی ایم ایف (2009ء) ”موافق گردشی اثر اور مناسب مالیت اکاؤنٹنگ“ آئی ایم ایف WP/09/39۔
- میٹھر ہیٹ، سلوی (2009ء) ”مناسب مالیت اکاؤنٹنگ اور مالی استحکام کی مشکلات اور حرکیات“ بینک ڈی فرانس۔
- سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (2009ء) ”قانونی نوٹیفیکیشن دیکھنے ایس آر او 2009 (1) 150“ مورخہ 13 فروری 2009ء۔